سید احمد خانؒ

مہذّب قوموں کی پیروی

چھوٹا بچہ اپنے سے بڑے لڑکے کی باتوں کی پیروی کرتا ہے اور کم سمجھ والا اس کی جس کو وہ اپنے سے زیادہ سمجھدار سمجھتا ہے اور ناواقف اس کی جس کو وہ اپنے سے زیادہ واقف کار جانتا ہے۔ اسی طرح نامہذب قوم کو تہذیب یافتہ قوم کی پیروی کرنی ضروری ہوتی ہے ـــــ مگر بعض دفعہ یہ پیروی ایسی اندھا دھندی سے ہوتی ہے جس سے بجائے اس کے کہ اس پیروی سے فائدہ اٹھاویں الٹا نقصان حاصل ہوتا ہے اور جس قدر ہم نامہذب ہوتے ہیں اس سے اور زیادہ ناشایستہ ہو جاتے ہیں۔

نامہذب آدمی جب تربیت یافتہ قوم کی صحبت میں جاتا ہے تو ان لوگوں کو بہت عمدہ پاتا ہے اور ہر بات میں ان کو کامل سمجھتا ہے۔ ہر جگہ ان کی تعریف سنتا ہے۔ مگر ان میں جو خراب عادتیں ہیں ان کو بھی دیکھتا ہے۔ مثلاً شراب پینا جوا کھیلنا وغیرہ۔ پس یہ شخص ان باتوں کو بھی ان کے کمالوں ہی میں تصور کر لیتا ہے۔ اُن میں جو خوبیاں اور کمالات درحقیقت ہیں ان کو تو وہ حاصل نہیں کرتا اور نہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر جو بری باتیں ان میں ہیں ان کو بہت جلد سیکھ لیتا ہے۔

ایسا کرنا درحقیقت اس آدمی کی غلطی ہے کہ اس نے ان کے نقائص کو ان کا کمال سمجھا ہے۔ وہ لوگ بسبب کسی دوسرے کمال و لیاقت اور خوبی کے جو ان میں ہے اور بسبب دوسری عمدہ خصلتوں کے جو انہوں نے حاصل کی ہیں مہذب و شایستہ کہلاتے ہیں نہ بسبب ان باتوں کے جن کو اس نے سیکھا ہے۔ بلاشبہ مہذب آدمیوں کی برائیاں ان کی بہت سی خوبیوں اور کمالوں کے سبب چھپ جاتی ہیں اور لوگ ان پر بہت کم خیال کرتے ہیں تاہم وہ برائیاں کچھ ہنر نہیں ہو جاتیں بلکہ جو برائی ہے وہ برائی ہی رہتی ہے خواہ وہ ایک مہذب قوم ہی میں کیوں نہ ہو۔

ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی قوم وہ کیسی ہی عمدہ اور مہذب ہو مگر جو برائیاں اس میں ہیں وہ اس کے وصف نہیں ہیں بلکہ اس کے کمال کی کمی ہے جس کی پیروی ہم کو کرنی نہیں چاہیے۔ اگر ایک خوبصورت آدمی کے منہ پر ایک مسہ ہو تو ہم کو خوبصورت بننے کے لیے ویسا ہی مسہ اپنے منہ پر نہ بنانا چاہیے کیونکہ

وہ مسہ اس کی خوبصورتی نہیں ہے بلکہ اس کی خوبصورتی کا نقصان ہے ۔ ایسی حالت میں ہم کو یہ خیال کرنا مناسب ہے کہ اگر یہ مسہ بھی اس کے منہ پر نہ ہوتا تو کتنا اور خوبصورت ہو جاتا ۔

ہم بلاشبہ اپنی قوم کو ، اپنے ہم وطنوں کو مہذب قوم کی پیروی کرنے کی ترغیب کرتے ہیں مگر ان سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان میں جو خوبیاں ہیں اور جن کے سبب وہ معزز اور قابل ادب سمجھی جاتی ہیں اور مہذب شمار ہوتی ہیں ان کی پیروی کریں نہ اُن کی ان باتوں کی جو ان کے کمال میں نقص کا باعث ہیں۔

اسی سبب سے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری قوم نے کسی مہذب قوم کی عمدہ خصلتوں اور عادتوں میں پیروی کی تو ہم کو بہت خوشی ہوتی ہے اور جب یہ سنتے ہیں کہ اس نے ان کی برائیوں کی پیروی کی اور شراب پینی شروع کی اور پکا متوالا ہو گیا اور جوا کھیلنا سیکھا اور بے قید ہو گیا تو ہم کو نہایت افسوس ہوتا ہے ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری قوم عمدہ باتوں کو سیکھے گی اور بری باتوں کو ہمیشہ برا سمجھے گی ۔ (تہذیب الاخلاق)

سرگذشتِ غزالی

مترجمہ محمد حنیف ندوی

امام غزالی کی "المنقذ" کا اردو ترجمہ جس میں انھوں نے اپنے فکری و نظری انقلاب کی دلچسپ داستان بیان کی ہے اور بتلایا ہے کہ کس طرح انھوں نے جبہ وعبا اور مسند و دستار کی زندگی چھوڑ کر گلیم و فقر کی روش اختیار کی اور تصوف کو اپنا نصب العین قرار دیا ۔ قیمت ۳ روپے ۔

اسلام اور مذاہبِ عالم

مصنفہ محمد مظہر الدین صدیقی

مذاہب عالم اور اسلام کا ایک تقابلی مطالعہ ۔ یہ کتاب یہ وضاحت کرتی ہے کہ اسلام انسان کے مذہبی ارتقا کی فیصلہ کن منزل ہے ۔ اس نے تمام مذاہب کے حقائق کو یکجا کر کے اپنی وحدت میں سمو لیا ۔ قیمت ۴ روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ ۔ کلب روڈ ۔ لاہور